ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol. 8 No. 2 2024

خواص القرآن احکام اور دائرہ کار ایک تجزیاتی مطالعہ

The Properties of Quran: An Analytical Study on Rulings and Scope

☆**محمد اعظم** : پی ایچ ڈی سکالر ، شعبہ علوم اسلامیہ، یونیورسٹی آف لاہور، لاہور

☆☆**ڈاکٹر حافظ محمد شبیر احمد** : اسسٹنٹ پروفیسر ، شعبہ علوم اسلامیہ، یونیورسٹی آف لاہور، لاہور

ABSTRACT

The Knowledge of the Properties of the Quran is of great importance because it is related to the Quran, which is the most exalted and greatest of all books. This knowledge helps us understand the virtues and properties of the Quranic verses and enables us to use these verses better in our lives. It is one of the sciences of the Quran on which past scholars such as Imam Zarqashi, Imam Suyuti, Imam Ghazali, and others have written books. Indeed, there is still a need for further clarification in this field because it has become mixed with superstitions and various innovations. Particularly in this era, things have been included in it that are not part of it. This is the primary reason the author decided to write on this topic .Research Objectives of this research: To explain the legal justification of the properties of the Quran.To encourage and demonstrate the practice of the properties of the Quran according to the beliefs of Ahl al-Sunnah wa al-Jama'ah. To urge the avoidance of practices that are contrary to the beliefs of Ahl al-Sunnah wa al-Jama'ah in the present times. This research paper is divided into the following sub-topics: Definition of the properties of the Quran and major works on the subject. The relationship between the virtues and properties of the Quran.Evidence for the permissibility of practicing the properties of the Quran.Whether the properties of the Quran are fixed (tawqifi) or subject to scholarly interpretation (ijtihadi). Types and rulings of contemporary incantations (ruqyah).

Key words: Holy Qur'an, properties, commandments, tail

علم خواص القرآن اپنی اہمیت کے لحاظ سے ایک اہم علم ہے کیونکہ اس کا تعلق قرآن مجید سے ہے، جو تمام کتابوں میں سب سے اعلیٰ اور عظیم ترین ہے۔ یہ علم ہمیں قرآن کی آیات کے فضائل اور خواص کو سمجھنے میں مدد کرتا ہے اور ہمیں ان آیات کو اپنی زندگیوں میں بہتر طور پر استعمال کرنے کے قابل بناتا ہے۔یہ علم، علوم قرآن میں سے ایک ہے جس پر ماضی کے علماء جیسے امام زرکشی، امام سیوطی امام غزالی اور دیگر نے کتب لکھی ہیں ۔ اور درحقیقت، اس علم کی اب بھی مزید وضاحت بیان کی ضرورت ہے کیونکہ اس میں خرافات اور کئی طرح کی بدعات شامل ہو گئی ہیں اور خاص طور پر اس دور میں اس میں ایسی چیزیں شامل کی گئی ہیں جو اس کا حصہ نہیں ہیں، اور یہی سب سے اہم چیز ہے جس وجہ سے راقم نے اس موضوع پر لکھنے کا ارادہ کیا۔

مقاصد تحقیق

1. قرآن مجید کے خواص کا شرعی جواز بیان کرنا ۔
2. اہل سنت و الجماعت کے نزدیک خواص القرآن پر عمل کرنا اور ترغیب دینا ۔

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol. 8 No. 2 2024

3. اس دور میں جو چیزیں مذہب اہل سنت والجماعت کے خلاف ہیں ان سے بچنے کی تلقین کرنا۔

اس تحقیقی مقالہ کو ذیلی عنوانات پر تقسیم کیا گیا ہے :

خواص القرآن کی تعریف اور اہم تصانیف۔

قرآن مجید کے فضائل اور خواص کے درمیان تعلق۔

قرآن مجید کے خواص پر عمل کرنے کے جواز کے دلائل۔

خواص القرآن کا توقیفی اور اجتہادی ہونا۔

معاصر دم (الرقی) کی اقسام اور احکام۔

خواص القرآن کی تعریف

خواص القرآن سے مراد حصول منفعت اور نقصان سے بچاؤ کے سلسلے میں قرآن مجید یا اس کی بعض سورتوں اور آیتوں کی تاثیر ہے۔

اما م قنو جی ابجد العلوم میں تحریر کرتے ہیں :

" واعلم أن الخواص قد تترتب على أسماء الله تعالى وعلى الآيات التنزيلية وآيات التوراة والإنجيل لكن تلك الخواص ليست من فروع علم السحر بل هي من فروع علم القرآن "[1]

یہ جاننا چاہیے کہ خواص اللہ تعالیٰ کے ناموں، آیات تنزیلہ ، تورات اور انجیل سے ہو سکتے ہیں، لیکن یہ خواص جادو کی قسم میں سے نہیں ہیں، بلکہ قرآن کی قسم سے ہیں۔

اور صاحب مفتاح السعادة لکھتے ہیں :

" علم الخواص هو علم باحث عن الخواص المترتبة على قراءة أسما ء الله تعالى أو كتابه: من الزبور ، ولإنجيل و القرآن ، ويترتب على كل من تلك الأسماء و الداعوات خواص مناسبة لها "[2]

علم الخواص ایک ایسا علم ہے جو ان خصوصیات کو تلاش کرتا ہے جو اللہ تعالیٰ یا اس کی کتاب کے ناموں کی تلاوت سے حاصل ہوتی ہیں: زبور، انجیل اور قرآن سے۔ان ناموں اور دعاؤں میں سے ہر ایک کی اپنی خصوصیات ہیں۔

ان تعریفات کے بعد معلوم ہوتا ہے کہ خواص القرآن سے مراد ہے قرآن کریم کی تاثیر یا بعض سورتوں اور آیات سے جلب المنافع یا دفع المضار کے لئے پڑھنا ہے ۔خواص القرآن سے مراد یہ بھی ہے کہ کسی خاص موقع پر یا کسی خاص واقعے پر قرآن مجید کی آیات معینہ یا سورتوں کی تلاوت پڑھ کر یا لکھ کر نفع حاصل کر نا ہے ۔

1۔ القنوجي ، محمد صديق خان بن حسن بن علي،أبجد العلوم،دار ابن حزم، الطبعة الأولى 2002 ، 397/1

2۔ أبو العباس بن العريف، مفتاح السعادة، دار الكتب العلمية ، بيروت،1985، 341/1

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol. 8 No. 2 2024

اہم کتب

1 - سب سے پہلے حکیم ابو عبد اللہ محمد بن احمد بن سعید التوفی 379 ھ نے "خواص القرآن " کےنام سے لکھی۔

2 ۔ دوسری اہم کتاب " الدر النظيم في خواص القرآن الكريم"امام اسد یافعی التوفی 768 نے لکھی

3۔ تیسری اہم کتاب امام غزالی کی "الذهب الإبريز، في خواص كتاب الله العزيز" ہے ۔

خواص اور فضائل میں تعلق

خواص القرآن کی جو تعریفات اوپر بیان کی گئی ہے جس سے خواص القرآن کے معانی اور مفہوم واضح ہو جاتا ہے یعنی خواص القرآن سے مراد قرآن مجید کی تاثیر ، بعض سورتوں یا آیات سے جلبِ منافع اوردفع مضار کے لیے استفادہ کرنا ہے ، جبکہ فضائل قرآن مجید کے بارے امام نسائی نے فضائل القرآن میں تحریر کیا ہے :

" فضائل القرآن ، أو ثواب القرآن عنوان لما جاء عن النبي ﷺ في تعلم القرآن وتعليمه عموماً أو في حق بعض الآيات والسور من الفضل والثواب والأجر الدنيوي والأخروي "[1]

فضائل قرآن یا ثواب قرآن جو نبی کریم ﷺ سے عموماً قرآن سیکھنے اور سکھانے کی فضیلت، یا بعض آیات اور سورتوں کے دنیوی اور اخروی اجر و ثواب کے بارے میں مروی ہے۔

قرآن کریم کے خواص اور فضائل کی تعریف کرنے سے قرآن کریم کے خواص اور فضائل کے درمیان گہرا تعلق معلوم ہوتا ہے ۔ لہٰذا قرآن کریم کے فضائل کے مصنفین اس بات کا تذکرہ کرتے ہیں کہ بعض سورتوں اور آیات سے رقیہ (یعنی دم کرنا) اس کے ذریعے شفاء کا ذکر ملتا ہے، جیسے سورۃ الفاتحہ، المعوذتین، آیت الکرسی، اور ان کے علاوہ اور بہت ساری آیات ہیں ۔جب کہ بعض علماء نے قرآن کریم کے علم خواص القرآن کو قرآن مجید کے فضائل سے الگ کر کے اس کی اپنی مستقل حیثیت دیتے ہوئے تعریف کی ہے اور اس پر اپنی تحریریں، قرآن کریم کے خواص کے نام سے کی ہیں یا قرآن کریم کے اسرار و فوائد کے نام سے مستقل کتب لکھی ہیں ۔

قرآن مجید کے خواص پر عمل کرنے کاجواز

قرآن مجید میں بہت سی آیات اس سلسلہ میں ہمیں رہنمائی فراہم کرتی ہیں :

(يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَتْكُم مَّوْعِظَةٌ مِّن رَّبِّكُمْ وَشِفَاءٌ لِّمَا فِي الصُّدُورِ وَهُدًى وَرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِينَ)[2]

" لوگو تمہارے پروردگار کی طرف سے نصیحت اور دلوں کی بیماریوں کی شفا۔ اور مومنوں کے لیے ہدایت اور رحمت

1۔ النسائي ، أبو عبد الرحمن أحمد بن شعيب بن علي، فضائل القرآن، المحقق: د. فاروق حمادة، : دار إحياء العلوم / دار الثقافة ، بيروت، 1992،ص:17

2۔ سورۃ یونس، 10: 57

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol. 8 No. 2 2024

آ پہنچی ہے۔"

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں چار صفات بیان فرمائی ہیں : ( ) قرآن مجید میں اللہ کی جانب سے نصیحت ہے۔ ( ) قرآن مجید دلوں کی بیماریوں کے لیے شفاء ہے۔ ( ) قرآن مجید ہدایت ہے۔ ( ) قرآن مجید مومنوں کے لیے رحمت ہے۔

﴿قُلْ هُوَ لِلَّذِينَ آمَنُوا هُدًى وَشِفَاءٌ﴾ (1)

" کہہ دو کہ جو ایمان لاتے ہیں ان کے لئے (یہ) ہدایت اور شفا ہے۔"

اس کی تفسیر میں عبد الرحمن السعدی نے تحریر کیا ہے :

" أي: يهديهم لطريق الرشد والصراط المستقيم، ويعلمهم من العلوم النافعة، ما به تحصل الهداية التامة وشفاء لهم من الأسقام البدنية، والأسقام القلبية، لأنه يزجر عن مساوئ الأخلاق وأقبح الأعمال، ويحث على التوبة النصوح، التي تغسل الذنوب وتشفي القلب " (2)

" یعنی: ان کو رشد و ہدایت کے راستے اور صراط مستقیم کی طرف رہنمائی کرتا ہے، اور انہیں نفع بخش علوم سکھاتا ہے، جن سے کامل ہدایت حاصل ہوتی ہے اور یہ ان کے جسمانی بیماریوں اور دل کی بیماریوں کے لیے شفاء ہے، کیونکہ یہ برے اخلاق اور قبیح اعمال سے روکتا ہے، اور خالص توبہ کی تلقین کرتا ہے، جو گناہوں کو دھو دیتی ہے اور دل کو شفا دیتی ہے۔"

اسی طرح سورت الاسراء میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے :

﴿وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْآنِ مَا هُوَ شِفَاءٌ وَرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِينَ﴾ (3)

" اور ہم قرآن (کے ذریعے) سے وہ چیز نازل کرتے ہیں جو مومنوں کے لئے شفا اور رحمت ہے"

اس آیت کی تفسیر میں شیخ الشنقیطی یوں رقمطراز ہیں :

" وقوله في هذه الآية: ما هو شفاء يشمل كونه شفاء للقلب من أمراضه،كالشك والنفاق وغير ذلك، وكونه شفاء للأجسام إذا رقي عليها به، كما تدل له قصة الذي رقى الرجل اللديغ بالفاتحة، وهي صحيحة مشهورة " (4)

" اس آیت میں اللہ تعالیٰ کا فرمان: یہ جو شفاء ہے، اس سے مراد دل کی بیماریوں سے شفاء ہے جیسے کہ شک، نفاق اور دیگر امراض، اور یہ جسمانی بیماریوں کے لیے بھی شفاء ہے جب اس پر دم کیا جائے، جیسا کہ اُس واقعہ سے ظاہر ہے جب

1۔ سورۃ فصلت،41 :44
2۔السعدي،عبدالرحمن بن ناصر، تيسيرالكريم الرحمن في تفسير كلام المنان، مؤسسة الرسالة،بيروت،2000،ص: 751
3۔ سورۃ الإسراء،17 :82
4۔ الشنقيطي، محمد الأمين، أضواء البيان في إيضاح القرآن بالقرآن، دار الفكر للطباعة و النشر و التوزيع، بيروت،1995، (3/ 181)

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol. 8 No. 2 2024

ایک شخص نے سانپ کے ڈسے ہوئے آدمی پر سورۃ الفاتحہ سے دم کیا، اور یہ واقعہ صحیح اور مشہور ہے۔"

ابن القیم تحریر فرماتے ہیں :

" و" من " هاهنا لبيان الجنس لا للتبعيض " (1)

﴿ وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْآنِ مَا هُوَ شِفَاءٌ وَرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِينَ﴾ اس آیت میں '' من" بیان جنس کے لئے ہے تبعیض کے لئے نہیں ہے ۔

قرآن تمام امراض قلبی و جسمانی، دنیا و آخرت کی بیماریوں کا شافی علاج ہے۔ ہر کسی کو اس سے شفا اور کامیابی حاصل کرنے کی توفیق نہیں ملتی ۔ ہاں اگر کوئی مریض قرآن کے ذریعے شفا طلب کرے اور صدق و ایمان مکمل قبولیت، پختہ اعتقاد اور شروط کی پابندی کے ساتھ قرآن کے ذریعے اپنے مرض کا علاج کرے تو بیماری ہرگز اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ بیماریاں رب ارض و سماء کے کلام کا مقابلہ کیسے کر سکتی ہیں؟ وہ کلام جو پہاڑوں پر نازل ہو جاتا تو انہیں ٹکڑے کر دیتا۔ یا زمین پر نازل ہوتا تو اسے کاٹ کر رکھ دیتا۔ لہذا دل یا جسم کی کوئی ایسی بیماری نہیں جس کا علاج اللہ تعالیٰ نے نہ بتایا ہو مگر یہ ہے کہ قرآن کریم کا فہم رکھنے والوں کے لیے قرآن کے اندر اس کے علاج کا طریقہ، بیماری کا سبب اور اس سے بچاؤ کی تدبیر موجود ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کے اندر دل اور جسم کی بیماریوں کا ذکر فرمایا ہے۔ اس طرح دل اور جسم کے علاج کا طریقہ بھی بتا دیا ہے۔

خواص القرآن اور احادیث نبوی ﷺ

خواص القرآن سے متعلق بہت سی احادیث منقول ہیں جو قرآن مجید سے شفا حاصل کرنے اور اس سے علاج کرنے پر دلالت کرتی ہیں ، یہاں صرف چند صحیح احادیث کا ذکر کیا جاتا ہے ۔سنن ابی داؤد میں عبداللہ بن خبیب سے روایت ہے :

«خرجنا في ليلة مطر، وظلمة شديدة، نطلب رسول الله صلى الله عليه وسلم ليصلي لنا، فأدركناه، فقال: أصليتم؟ فلم أقل شيئا، فقال: «قل» فلم أقل شيئا، ثم قال: «قل» فلم أقل شيئا، ثم قال: «قل» فقلت: يا رسول الله ما أقول؟ قال: «قل هو الله أحد والمعوذتين حين تمسي، وحين تصبح، ثلاث مرات تكفيك من كل شيء» (2)

" ہم رسول ﷺ کو بارش کی ایک سخت اندھیری رات میں نماز پڑھانے کے لیے تلاش کرنے نکلے، تو ہم نے آپ ﷺ کو پا لیا، آپ نے فرمایا: "کیا تم لوگوں نے نماز پڑھ لی؟" ہم نے کوئی جواب نہیں دیا، آپ ﷺ نے فرمایا: "کچھ کہو" اس پر بھی ہم نے کچھ نہیں کہا، آپ ﷺ نے پھر فرمایا: "کچھ کہو" (پھر بھی) ہم نے کچھ نہیں کہا، پھر آپ ﷺ

1۔ ابن قیم الجوزیۃ، زاد المعاد في هدي خير العباد،مؤسسة الرسالة، بیروت،1994 ، (4/ 163)

2۔ أبو داود سليمان بن الأشعث، سنن أبي داود، كتاب الأدب ، أبواب النوم ،باب ما يقول إذا أصبح، دار الكتاب العربي ،بيروت ،2001، رقم الحديث : 5082،حكم الألباني: حسن

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol. 8 No. 2 2024

نے فرمایا: ”کچھ تو کہو“ میں نے عرض کیا: اللہ کے رسولﷺ! کیا کہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: «قل هو الله أحد» اور معوذتین تین مرتبہ صبح کے وقت، اور تین مرتبہ شام کے وقت کہہ لیا کرو تو یہ تمہیں (ہر طرح کی پریشانیوں سے بچاؤ کے لیے) کافی ہوں گی۔“

پڑھ کر دم کرنا اور بدن پر پھیرنا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم ﷺ کا معمول بیان فرمایا ہے :

عن عائشة رضي الله عنها: «أن النبي صلى الله عليه وسلم كان إذا أوى إلى فراشه كل ليلة جمع كفيه، ثم نفث فيهما فقرأ فيهما: ﴿ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ وَقُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الفَلَقِ وَقُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ﴾، ثم يمسح بهما ما استطاع من جسده، يبدأ بهما على رأسه ووجهه وما أقبل من جسده يفعل ذلك ثلاث مرات» [1]

’ نبی اکرم ﷺ جب رات کو سونے کے لیے بستر پر تشریف لے جاتے تو دونوں ہتھیلیوں کو جمع فرماتے اور ان پر دم کر کے ﴿ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ وَقُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الفَلَقِ وَقُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ﴾ کو پڑھتے پھر دونوں ہاتھوں کو جہاں تک ہو سکتا پھیرتے ۔ سر سے شروع فرماتے اور منہ اور بدن کے اگلے حصہ سے کرتے اس کو تین مرتبہ کرتے “

پہلے دم کرتے پھر پڑھتے، اس لئے کہ ساحروں کے ساتھ مشابہت نہ ہو یا یہ معنی ہوں کہ دونوں ہتھیلیوں کو جمع کرکے دم کرنے کا ارادہ کرتے پھر پڑھ کر دم کرتے ۔اس میں دم کرنا پڑھنے کے بعد ہوگا ۔ قرأت سے پہلے دم کا کرنے کا کوئی قائل نہیں ہے تو معنی ثم نفث کے یہ ہیں کہ دم کرنے کے ارادہ سے ۔

امام بخاری نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ایک اور روایت کی ہے :

عن عائشة رضي الله عنها:«أن النبي صلى الله عليه وسلم كان ينفث على نفسه في المرض الذي مات فيه بالمعوذات، فلما ثقل كنت أنفث عليه بهن، وأمسح بيد نفسه لبركتها»فسألت الزهري: كيف ينفث؟ قال: «كان ينفث على يديه، ثم يمسح بهما وجهه» [2]

” نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے مرض الوفات میں اپنے اوپر آخری دو سورتوں کا دم کرتے تھے پھر جب آپ ﷺ کی تکلیف بڑھ گئی تو میں آپ سے پر ان سورتوں کا دم کرتی تھی اور آپ ﷺ کے دست مبارک کی برکت کے حاصل کرنے کے لیے آپ ﷺ کے دست مبارک کو آپ ﷺ پر پھیرتی تھی۔ راوی حدیث کہتے ہیں میں نے (اس حدیث کے متعلق) امام زہری سے پوچھا کہ آپ ﷺ کس طرح سے دم کرتے تھے فرمایا اپنے ہاتھوں پر پھونک مار کر پھر ان کو اپنے چہرے پر پھیر لیتے تھے۔“

1۔ صحيح البخاري ، كتاب فضائل القرآن ، باب فضل المعوذات، رقم الحديث :5017
2۔ صحيح البخاري ، كتاب الطب ،باب الرقى بالقرآن والمعوذات ، رقم الحديث :5735

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol. 8 No. 2 2024

ایسے دم جن کے الفاظ مفہوم و معنی میں واضح ہوں، شرک کا شائبہ نہ ہو اور تجربے سے مفید ثابت ہوئے ہوں، ان سے فائدہ حاصل کرنا جائز ہے ، اس کے بارے میں مسلم میں روایت ہے :

" عن عوف بن مالك الأشجعي، قال: كنا نرقي في الجاهلية فقلنا يا رسول الله كيف ترى في ذلك فقال: «اعرضوا علي رقاكم، لا بأس بالرقى ما لم يكن فيه شرك»[1]

”حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں : ہم زمانہ جاہلیت میں دم کیا کرتے تھے ہم نے عرض کی: اللہ کے رسول اللہ ﷺ ! اس کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے؟آپ ﷺ نے فرمایا: " اپنے دم کے کلمات میرے سامنے پیش کرو دم میں کوئی حرج نہیں جب تک اس میں شرک نہ ہو“

سورت البقرۃ کے خواص میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے :

عن أبي هريرة، أن رسول الله ﷺ، قال: «لا تجعلوا بيوتكم مقابر، إن الشيطان ينفر من البيت الذي تقرأ فيه سورة البقرة» [2]

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ شیطان اس گھر سے بھاگتا ہے جس میں سورہ بقرہ پڑھی جاتی ہے۔“

قرآن مجید کا ایک حیرت انگیز اثر یہ ہے کہ یہ ہمیں نقصان سے بچا سکتا ہے۔ یہ نقصان پہنچنے سے پہلے بھی ہمیں بچا سکتا ہے اور اگر نقصان ہو جائے تو بھی اسے دور کر سکتا ہے۔یہ بات قرآن پاک کی آیات اور احادیث مبارکہ سے ثابت ہوتی ہے۔ قرآن پاک میں بہت سی آیات ہیں جو ہمیں بتاتی ہیں کہ قرآن کس طرح ہمیں نقصان سے بچا سکتا ہے۔ احادیث مبارکہ میں بھی بہت سی روایات ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ قرآن کس طرح ہمیں نقصان سے بچا سکتا ہے۔

خواص القرآن توقیفی یا اجتہادی

اس بحث کا مقصد یہ ہے کہ کیا قرآن کریم کے خواص توقیفی ہیں؟ یعنی ان کے لیے نص کا ہونا ضروری ہے، یا پھر اس قسم کے امور میں اصل اباحت ہے جب تک کہ کوئی نص منع نہ کرے، خاص طور پر مجربات کے حوالے سے جن سے نفع حاصل ہوتا ہے اور اذیت و نقصان دور ہوتا ہے؟

توقیفی رائے

کچھ علماء کا موقف ہے کہ قرآن کے خواص توقیفی ہیں، یعنی ان کے لیے نصوص کا ہونا ضروری ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ قرآن کریم کے مخصوص خواص اور ان سے حاصل ہونے والے فوائد صرف انہی نصوص کی بنیاد پر ثابت کیے جا

1۔ صحیح مسلم ،کتاب السلام ،باب لا باس بالرقی ما لم یکن فیہ شرک، رقم الحدیث :2200
2۔ صحیح مسلم ،کتاب صلاۃ المسافرین، باب استحباب صلاۃ النافلۃ في بیتہ ، رقم الحدیث :780

سکتے ہیں جو واضح طور پر احادیث یا قرآن میں مذکور ہوں۔

اباحتی رائے

دوسری طرف، کچھ علماء کا موقف ہے کہ قرآن کے خواص میں اصل اباحت ہے، یعنی جب تک کہ کوئی صریح نص ان امور سے منع نہ کرے، ان کا استعمال جائز ہے۔ اس رائے کے حامل علماء کا کہنا ہے کہ تجربات اور مشاہدات کے ذریعے حاصل ہونے والے فوائد اور قرآن کے ذریعے اذیت و نقصان کا دور ہونا شرعاً جائز ہے، بشرطیکہ یہ عمل شریعت کے عمومی اصولوں کے خلاف نہ ہو۔ اس مسئلے میں علماء کے اقوال بہت زیادہ ہیں چند کا یہاں تذکرہ کیا جاتا ہے ۔ امام ابن قیم سورت الفاتحہ کے بارے میں یو ں رقمطراز ہیں :

" ومن المعلوم أن بعض الكلام له خواص ومنافع مجربة، فما الظن بكلام رب العالمين، الذي فضله على كل كلام كفضل الله على خلقه،الذي هو الشفاء التام، والعصمة النافعة، والنور الهادي، والرحمة العامة... فما الظن بفاتحة الكتاب التي لم ينزل في القرآن، ولا في التوراة، ولا في الإنجيل، ولا في الزبور مثلها، المتضمنة لجميع معاني كتب الله المشتملة على ذكر أصول أسماء الرب تعالى - ومجامعها" [1]

" اور یہ معلوم ہے کہ کچھ کلام میں خاص خواص اور آزمودہ فوائد ہوتے ہیں، تو پھر رب العالمین کے کلام کے بارے میں کیا خیال ہے؟ جس کا فضل ہر کلام پر ویسا ہی ہے جیسے اللہ کا فضل اس کی مخلوق پر ہے۔ یہ کلام مکمل شفاء نافع حفاظت، ہدایت کا نور، اور عمومی رحمت ہے۔ تو پھر کتاب اللہ کی وہ فاتحہ (سورۃ الفاتحہ) کے بارے میں کیا خیال ہے جس کی مثل نہ قرآن میں، نہ تورات میں، نہ انجیل میں، اور نہ زبور میں نازل ہوئی ہے؟ اس میں اللہ کی تمام کتابوں کے معانی شامل ہیں اور یہ رب تعالیٰ کے اصولی ناموں اور ان کے مجموعے کا ذکر کرتی ہے۔ "

اس بحث سے متعلق دونوں آراء کے دلائل اور اصول موجود ہیں۔ تاہم، زیادہ تر علماء اس بات پر متفق ہیں کہ:

1. قرآن کریم میں شفا اور رحمت: قرآن کی آیات اور سورتیں شفا اور رحمت کے حصول کے طور پر استعمال کی جا سکتی ہیں، جیسا کہ متعدد احادیث میں ذکر ہے۔
2. تجربات کی بنیاد پر استعمال: اگر کوئی شخص تجربے کی بنیاد پر قرآن کی کسی آیت یا سورت سے شفا یا نفع حاصل کرتا ہے اور اس کی شریعت میں کوئی ممانعت نہیں ہے، تو اس کا استعمال جائز ہے۔ نتیجتاً ہم کہہ سکتے ہیں کہ قرآن مجید کے خواص میں اصل اباحت ہے، بشرطیکہ یہ عمل شریعت کے عمومی اصولوں کے خلاف نہ ہو اور کوئی صریح نص اس سے منع نہ کرتی ہو۔ تجربات اور مشاہدات سے حاصل ہونے والے فوائد کو بھی مد نظر

1۔ زاد المعاد في هدي خير العباد (4/ 163)

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol. 8 No. 2 2024

رکھا جا سکتا ہے ۔

عصرحاضر میں دم (الرقی) کی اقسام و احکام

یہ بات کسی سے پوشیدہ نہیں ہے کہ کسی کو یہ اختیار نہیں دیا گیا ہے کہ وہ کوئی نیا مذہب بنائے، کوئی نیا قانون وضع کرے، حلال کو حرام یا حرام کو حلال قرار دے۔ دین وہی ہے جو سچے اللہ کی طرف سے سچے رسول ﷺ تک پہنچتا ہے، وہ رسول جو اپنی خواہشات سے بات نہیں کرتا۔ بلکہ ہر وہ عمل جس کی اللہ نے اجازت نہ دی ہو وہ مسترد اور ناقابل قبول ہے۔ قرآن، سنت، سلف اور خلف سبھی اس بات پر زور دیتے ہیں اور اس کی وضاحت کرتے ہیں۔ جو امت کی تاریخ پر نظر ڈالتا ہے وہ یہ جانتا ہے کہ دین میں بدعات کے داخل ہونے کی دو وجوہات ہوسکتی ہیں۔ ایک تو قیاس اور خوش ظنی، اور دوسرے دشمنانِ اسلام کی سازشیں۔ ان دشمنوں نے جب اسلام کی قوت اور اس کے ماننے والوں کی مضبوطی دیکھی تو انہوں نے چاہا کہ اس میں وہ چیزیں داخل کریں جو اصل دین کا حصہ نہیں تاکہ مسلمانوں کو گمراہ کیا جا سکے۔

امام بربہاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"چھوٹی چھوٹی نئی باتوں سے بچ کر رہیں، کیونکہ چھوٹی سی بدعت بار بار دہرائی جاتی ہے یہاں تک کہ وہ ایک بڑی بدعت بن جاتی ہے۔ اسی طرح امت میں ہر بدعت جو پیدا ہوئی ہے، اس کی ابتدا چھوٹی ہوتی ہے اور حق سے ملتی جلتی ہوتی ہے۔ اس کی وجہ سے جو لوگ اس میں پڑ جاتے ہیں وہ دھوکہ کھا جاتے ہیں اور پھر اس سے باہر نہیں نکل سکتے۔ پھر وہ بدعت بڑی ہو کر ایک ایسا دین بن جاتی ہے جس کے ذریعے ان کا حال پوچھا جاتا ہے، لہذا وہ سیدھے راستے سے ہٹ جاتے ہیں اور اسلام سے خارج ہو جاتے ہیں۔"(1)

بحث کے مطابق، رقیۃ(دم) دین کے دوسرے ابواب کی طرح ہے، جس میں دین کی مخالفت یا شرک کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ جیسا کہ پہلے ذکر کیا گیا ہے ، رقیۃ خواص قرآن کی خاص خوبیوں میں سے ایک ہے۔

علماء کا اجماع ہے کہ دم کرنا جائز ہے اگر تین شرطوں کے ساتھ کیا جائے تو :

1. اللہ تعالٰی کے کلام یا اس کے اسماء وصفات کے ذریعے ۔ یا رسول اللہ سے ﷺ سے منقول کلام کے ذریعہ دم کیا جائے ۔
2. دم عربی زبان میں ہو۔ اور اگر غیر عربی زبان میں ہو تو اس کا معنی معروف ہو۔
3. یہ اعتقاد رکھا جائے کہ دم بذات خود مؤثر نہیں ۔ بلکہ اللہ تعالی کی قدرت سے اثر انداز ہوتا ہے ۔ دم

1۔ البربهاري، الحسن بن علي بن خلف،شرح السنة،مكتبة الغرباء الأثرية،1993،ص:67

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol. 8 No. 2 2024

محض ایک سبب ہے ۔ [1]

معالج کو علاج کے لیے عورت کے جسم کو بغیر حائل کے ہاتھ، پیشانی یا گردن پر چھونے کی اجازت ہے یا نہیں، خاص طور پر جبکہ ایسا ہی چھونا ڈاکٹرز بھی ہسپتالوں میں کرتے ہیں؟ اس معاملے میں کیا احکام ہیں؟

رقیہ کرنے والے شخص (راقی) کے لیے عورت کے جسمانی کسی بھی حصے کو چھونا جائز نہیں ہے کیونکہ اس میں فتنے کا امکان ہے۔ اسے صرف عورت پر قرآن کی تلاوت کرنی چاہیے بغیر اسے چھوئے۔ راقی کے کام اور ڈاکٹر کے کام میں فرق ہے۔ ڈاکٹر کو علاج معالجے کے لیے جس جگہ کا علاج کرنا ہو اسے چھونا پڑتاہے کیونکہ علاج اس جگہ کو چھوئے بغیر ممکن نہیں۔ لیکن راقی کا کام چونکہ قرآن کی تلاوت اور دم کرنا ہے تو اسے چھونے کی ضرورت نہیں ہے۔

درد کی جگہ ہاتھ رکھ کر پڑھنا :

حضرت عثمان بن العاص الثقفی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے حضور ﷺ کی خدمت میں شکایت پیش کی کہ جب سے میں مسلمان ہوا ہوں اپنے جسم میں درد پاتا ہوں تو آپ ﷺ نے فرمایا :

«ضع يدك على الذي تألم من جسدك، وقل باسم الله ثلاثا، وقل سبع مرات أعوذ بالله وقدرته من شر ما أجد وأحاذر» [2]

"اپنا ہاتھ درد کی جگہ رکھ کر تین مرتبہ بسم اللہ پڑھ اور سات مرتبہ أعوذ باللہ ۔۔ الخ یعنی میں پناہ مانگتا ہوں اللہ سے اور اس کی قدرت سے اس چیز کی برائی سے جس کو میں معلوم کرتا ہوں اور ڈرتا ہوں (اس کی زیادتی سے) "

آج کل یہ بھی علاج کیا جاتا ہے کہ بڑی بڑی مہریں لگانا جن پر آیات، اذکار یا دعائیں لکھی ہوتی ہیں، جن میں سے کچھ جادو کے علاج کے لیے، کچھ نظر بد سے بچاؤ کے لیے اور کچھ جنات سے حفاظت کے لیے مخصوص ہوتی ہیں۔ پھر ان مہروں کو زعفران والے پانی میں ڈبو کر کاغذ پر نشان لگانا، اور بعد میں اس کاغذ کو پانی میں حل کر کے پلایا جاتا ہے اس کے بارے فتاوی اللجنة الدائمة میں فتوی دیا گیا ہے :

" لا يجوز للراقي كتابة الآيات والأدعية الشرعية في أختام تغمس بماء فيه زعفران، ثم توضع تلك الأختام على أوراق ليقوم ذلك مقام الكتابة، ثم تغسل تلك الأوراق وتشرب؛ لأن من شرط الرقية الشرعية نية الراقي والمرقي الاستشفاء بكتاب الله حال الكتابة." [3]

"رقیہ کرنے والے کے لیے جائز نہیں کہ وہ آیات اور شرعی دعاؤں کو مہروں پر لکھے، جنہیں زعفران والے پانی میں

1۔ ابن باز،عبد العزیز بن عبد اللہ، مجموع فتاوى ابن باز ،أشرف على جمعه وطبعه: محمد بن سعد الشويعر، (2/ 384)
2۔ صحیح مسلم ،کتاب السلام ،باب استحباب وضع يده على موضع الألم مع الدعاء ، رقم الحدیث : 2202
3۔ الدویش، أحمد بن عبد الرزاق، فتاوى اللجنة الدائمة، رئاسة إدارة البحوث العلمية والإفتاء،الإدارة العامة للطبع – الرياض، (1/ 91)

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol. 8 No. 2 2024

ڈبویا جائے، پھر ان مہروں کو کاغذوں پر لگا کر تحریر کی جگہ استعمال کیا جائے، اور پھر ان کاغذوں کو دھو کر ان کا پانی پیا جائے۔ کیونکہ رقیہ شرعی کی شرط یہ ہے کہ لکھتے وقت راقی اور مریض دونوں کی نیت کتاب اللہ سے شفا حاصل کرنے کی ہو۔"

پانی یا کسی دوسرے ماکولات و مشروبات پر دم کر کے کھلانے اور پلانے کے ثبوت میں مولانا محمد احسن بہاری نے "احسن البیان" میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے :

"روي عن عمر بن الخطاب رضي الله عنه قال قال رسول الله من أخذ من ماء المطر وفي رواية مطر نيسان وقرأ عليه فاتحة الكتاب سبعين مرة وآية الكرسي سبعين مرة وقل هو الله أحد سبعين مرة والمعوذتين سبعين مرة والذي نفسي بيده أن جبرائيل جاءني وأخبرني أن من شرب من ذلك الماء سبعة أيام متواليات بالغداة فإن الله سبحانه يدفع الذي يشرب من ذلك كل داء في جسده ويعافيه ويخرجه من عرقه ولحمه وعظمه وجميع أعضائه" (1)

"حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جس نے بارش کا پانی۔ اور ایک روایت میں آیا ہے کہ سیواتی کا ، پانی لیا اور اُس پر سورۃ الفاتحہ ، آیت الکرسی قل ھو اللہ احد، معوذتین۔ ہر ایک کو ستر ستر مرتبہ پڑھ کر دم کیا ۔قسم ہے اس ذات پاک کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ جبرئیل علیہ السلام میرے پاس آئے اور مجھے خبر دی کہ جو شخص اُس پانی سے سات دن تک صبح کے وقت پیے گا اللہ تعالیٰ اس کے پینے والے کے بدن سے ہر بیماری کو دور کر دے گا۔ اور اُس بیماری سے اُسے صحت بخشے گا اور اس کی رگوں، گوشت ، ہڈیوں تمام بدن سے اس بیماری کو دور کر دے گا"

اسی روایت کو خزینۃ الاسرار میں سید محمد حقی النازلی نے بھی نقل کیا لیکن مذکورہ روایت ذخیرہ حدیث میں کہیں نہیں ملی ۔البتہ شعیہ کتب میں موجود ہے ۔ سورہ فاتحہ، سورت اخلاص، سورت فلق اور سورت الناس کے ذریعہ شفا حاصل کرنے کے متعلق صحیح احادیث موجود ہیں، اسے رسولِ اکرم ﷺ کی طرف منسوب کرنا شرعاً درست نہیں ہے ۔

کیامریض کے پاس کئی گھنٹوں تک قرآن کی آیات کو چلانا، اور پھر مخصوص آیات جو سحر، نظر بد، اور جنات سے متعلق ہوں، الگ الگ سنوانا جائز ہے یا نہیں ؟

اس کے متعلق ابن باز رحمہ اللہ کا فتوی ہے :

" تشغيل جهاز التسجيل بالقراءة والأدعية لا يغني عن الرقية؛ لأن الرقية عمل يحتاج إلى اعتقاد ونية حال أدائها، ومباشرة

1۔ بہاری،سید محمد احسن ،مولانا،احسن البیان،مکتبہ اسحاقیہ،کراچی،ص:74

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol. 8 No. 2 2024

للنفث على المريض، والجهاز لا يتأتى منه ذلك "[1]

" ریکارڈنگ ڈیوائس سے قرآن کی آیات اور دعاؤں کو چلانا رقیہ کے لیے کافی نہیں ہے، کیونکہ رقیہ ایک ایسا عمل ہے جس میں اعتقاد، نیت، اور دم کرتے وقت مریض پر براہ راست پھونکنے کی ضرورت ہوتی ہے، اور یہ سب کچھ ڈیوائس سے ممکن نہیں ہے۔"

ڈاکٹر محمد لئیق اللہ خان ، جدہ سے انہوں اپنے ایک مضمون میں لکھا ہے :

" مریض کو روزانہ کئی گھنٹے قرآن کریم کی تلاوت سننی چاہئے۔ ایسا کرنے سے علاج مکمل ہوگا۔ جب بھی وقت اجازت دے قرآن کی تلاوت سن لینی چاہئے۔ مریض کو قرآن پاک کی ان آیتوں میں غوروفکر کرنا چاہئے جنہیں وہ سن رہا ہو کیونکہ قرآن میں تدبر و تفکر اور اس کے معانی کو سمجھنے کی کوشش کرنا بھی ایک طرح کا علاج ہے۔علاج بالقرآن کو فعال بنانے کاایک طریقہ یہ ہے کہ مریض سوتے ہوئے تجوید کے ساتھ قرآن کی تلاوت سننے کا اہتمام کرے۔مریضوں بلکہ صحت مند انسانوں کو بھی یہ بات معلوم ہونی چاہئے کہ نیند کے عالم میں بھی انسانی دماغ کام کرتا رہتا ہے۔ دماغ قرآن پاک کی آواز سے متاثر ہوتا ہے۔"[2]

خلاصہ

اس تحقیق میں جو نتائج اخذ کیے گئے ہیں، وہ درج ذیل ہیں:

قرآن کریم کے خواص: قرآن کریم یا اس کے کچھ حصوں کا اثر نفع پہنچانے یا نقصان دور کرنے میں ہے۔

قرآن کے خواص اور فضائل کے درمیان تعلق: قرآن کے خواص اور فضائل کے درمیان گہرا تعلق ہے۔

شرعی رقیہ: شرعی رقیہ قرآن کے خواص کا حصہ ہے۔

قرآن کے خواص پر عمل کا حکم: کچھ علماء کا ماننا ہے کہ خرافات، بدعات اور شرکیات کے دروازے بند کرنے کے لیے کتاب و سنت کی پیروی کرنا ضروری ہے۔ جبکہ کچھ علماء کا خیال ہے کہ جب تک کوئی شرعی ممانعت نہ ہو اور علاج جائز ہو، قرآن کے خواص پر عمل کرنے میں کوئی حرج نہیں۔میری رائے بھی اسی طرف مائل ہے، اور اللہ بہتر جاننے والا ہے۔

قرآن کے خواص پر عمل کا اثر: قرآن کے خواص پر عمل کے لیے کچھ اسباب اور ضوابط ہوتے ہیں جو راقی اور مرقی میں پائے جانے چاہئیں۔ جب یہ ضوابط مکمل ہو جائیں اور اسباب پورے ہوں، تو یہ عمل اللہ کے اذن سے نفع بخش ہوتا

1۔ فتاوى اللجنة الدائمة - 2 (1/ 93)

2۔ محمد لئیق اللہ خان،ڈاکٹر، قرآن کریم ہر بیماری کی شفاء اردو نیوز
https://www.urdunews.com/node/13216

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol. 8 No. 2 2024

ہے۔ تاہم، یہ نفع کی لازمی شرط نہیں ہے، کیونکہ انسان اپنی تمام کوششیں کر کے بھی شفا نہیں پا سکتا، کیونکہ اللہ تعالیٰ کی حکمت ہے، جو اللہ چاہے وہ ہوتا ہے اور جو نہ چاہے وہ نہیں ہوتا۔

غلطیوں والا رقیہ:اس زمانے میں کچھ ایسے رقیہ کے طریقے پھیلے ہوئے ہیں جن میں خلاف شرع امور شامل ہیں، جن کی علماء نے وضاحت کی ہے اور ان سے خبردار کیا ہے۔ لہذا، مسلمان کو چاہیے کہ اپنے دین کی حفاظت کرے اور اپنی عقیدے میں داخل ہونے والی چیزوں سے محتاط رہے۔ اللہ سے دعا ہے کہ ہمارے تمام اعمال خالصتاً اس کی رضا کے لیے ہوں ۔آمین